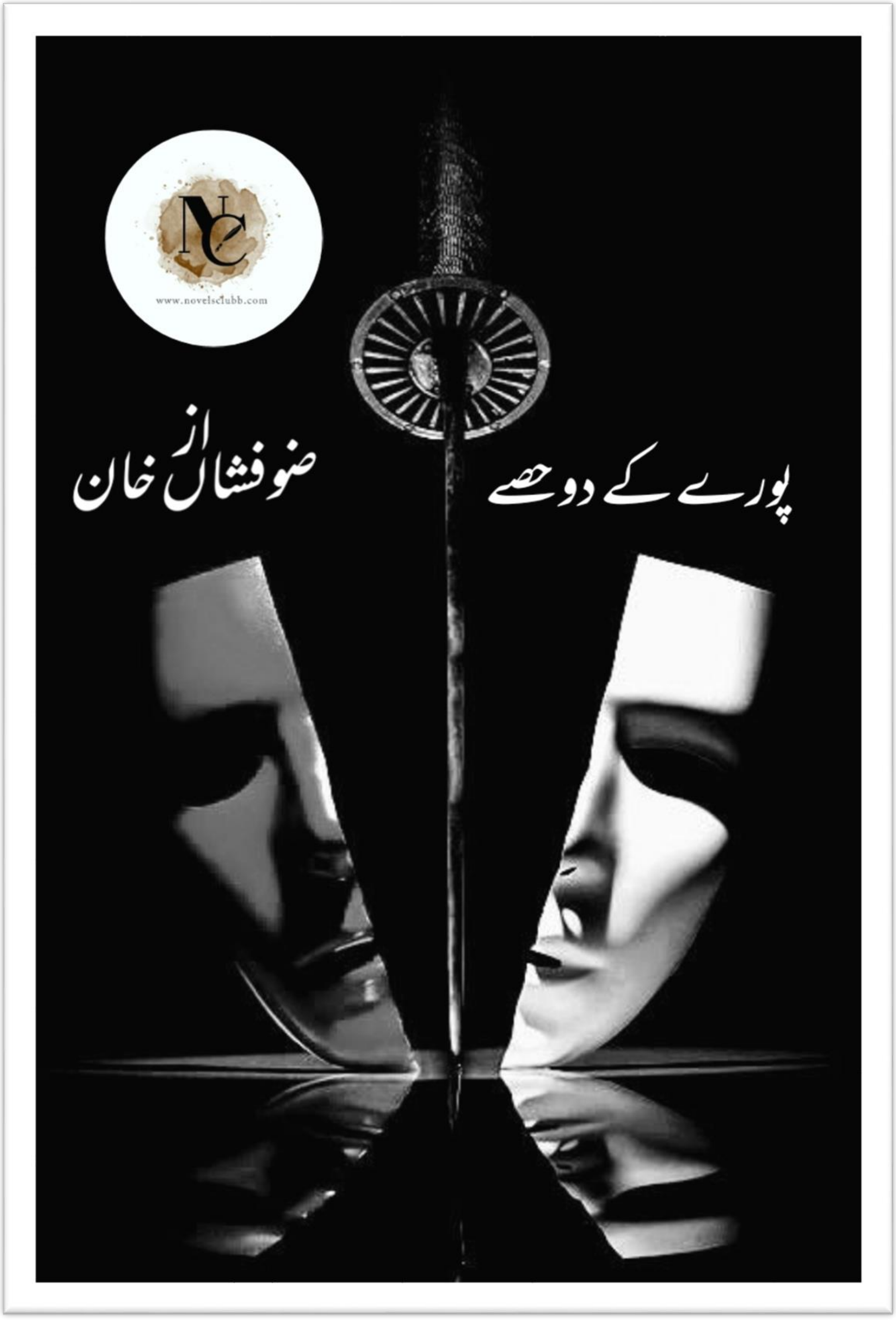
www.novelsclubb.com
پورے کے دو حصے
از
ضوفشاں خان

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

پورے کے دو حصے از

ضوفشاں خان

epi #1 (#purykdohisy)

چودھویں کے چاند کی روشنی میں نہایا وہ صحن کسی انہونی کا منظر پیش کر رہا تھا۔گہرا سکوت، اندھیرے میں ڈوبا وہ گاؤں، برگد کا بوڑھا درخت اور اسکے پتوں کی سرسراہٹ، ہڈیوں میں گھستی یخ ہوا اور اس کچے مکان کے کچے صحن میں بنا وہ گہرا کنواں۔۔۔

www.novelsclubb.com

دو خاموش خشک آنکھیں خوفزدہ تھیں شدید خوفزدہ!

کنویں کے پانی پر تیرتی وہ نیلی چاندنی وحشت میں اضافہ کر رہی تھی۔کنویں سے صحن اور صحن سے اس برآمدے کے آگے بنے اس کمرے کے دروازے پر لوہے کا تالا تھا۔اس بچے کی کھڑکی کی سلاخوں پر گرفت مضبوط ہوئی۔وہ کھڑکی سے دور کنویں کے دہانے پر کھڑے اس چادر میں لپٹے وجود کو دیکھ رہا تھا۔ہلکی روشنی میں وہ اسکے چہرے کے نقش اور تاثرات نہیں دیکھ پاہ رہا تھا۔

اسنے سر کو نفی میں جنبش دی۔وہ روک رہا تھا۔چادر اوڑھے وجود نے بچے کے سر کی حرکت دیکھی۔جس میں ہر گزرتے پل میں تیزی آ رہی تھی۔گرم سیال بچے کے گال بگھونے لگا۔اسنے بچے کو آخری بار دیکھا۔اور پھر۔۔۔۔

ایک ساتھ بچے کی چیخ اور پانی کی چھپاک نے سکوت کو توڑا تھا۔کنویں کا دہانہ اب خالی تھا۔

بس ایک پل کا شور تھا اگلے ہی پل وہی خاموشی۔وہی وحشت۔۔۔کنویں کا پانی اب دوبارہ ٹک چکا تھا۔اور چاند پوری تاب کے ساتھ پانی پر تیر رہا تھا۔

....

وہ آس پاس کی لڑکیوں کو، ہال کی دیواروں کو اور کڑی نظر رکھتی استانیوں سمیت ہر شے کو گھور رہی تھی۔ ہال کی اونچی چھت پر لٹکا پنکھا اگر گر جائے تو اسکے بالکل نیچے بیٹھی اس لڑکی کا سر پھٹتا کیسا لگے گا؟ باقی سب میں بھی افراتفری پھیل جائے گی، اسے سوچ کر ہی مزہ آیا۔ دور دیوار سے چپکی چھپکلی پر نظر پڑی تو وہ حیران رہ گئ چھپکلی بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔تب ہی ٹیچر کی آواز نے نظروں کا مرکز بدل دیا۔

پیلے کپڑوں والی لڑکی، تم پیپر کیوں نہیں لکھ رہی ہو؟"اس نے اپنے" پیلے فراک کو دیکھا۔اور پھر سامنے سٹیج پر بیٹھی اس ٹیچر کو۔

www.novelsclubb.com

میری مرضی۔ "دو لفظی جواب اتنا اونچا تھا کہ تھرڈ لاسٹ چیئر پر بیٹھے" ہونے کے باوجود سٹیج تک آواز باآسانی گئ تھی۔پورے ہال نے اس کو دیکھا تھا۔جنہیں نظر انداز کرتی وہ دوبارہ چھپکلی سے آئی کانٹیکٹ کرنے لگی۔سپرڈنٹ اٹھی اور اس بد دماغ لڑکی کی جانب بڑھی۔اسکے سر پر پہنچتے ہی سپرڈنٹ نے اس سے اسکا پیپر لے لیا۔آج میٹرک کا اردو کا پرچہ تھا۔جہاں سب اردو جیسے لمبے پیپر کو ختم کرنے کی سعی کررہے تھے وہیں وہ سکون سے بیٹھی ماحول سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔جیسے ایگزیم ہال نہ ہو بلکہ کوئی پارک ہو۔

گل پروانہ یوسفزئی۔"شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے عینک ناک پر ٹکاتے" ٹیچر نے اسکا نام بلند آواز میں پڑھا۔وہ چھپکلی کو چھوڑ کر پھر ان جانب متوجہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

یہ تم نے نکتے کیوں نہیں ڈالے۔ *"ٹیچر حیرت زدہ سی اسکا پیپر دیکھ"* رہی تھی۔بالکل ٹھیک لکھے جوابات میں بس کچھ کمی تھی تو وہ نقطے تھے۔ج، خ، ح اور چ میں فرق ناممکن تھا۔

مجھے اچھے نہیں لگ رہے تھے۔اس لیے میں نے ڈالے ہی نہیں۔ "اس" نے بغیر تاثر کے جواب دیا تو ہال میں کھی کھی کی آوازیں گونجیں۔

اتنی غیر سنجیدہ سٹوڈنٹ ہو آپ۔ "ٹیچر نے کڑی نظر ڈالتے کہا تو وہ" کندھے اچکا گئی۔

اور یہاں اتنے ایکسٹرا نکتے کیوں ڈالے ہیں اب؟ "ٹیچر اُکتا گئی" تھیں۔کیوں کہ اس نے آخری سوال میں جس حرف میں نقطے نہیں تھے وہاں بھی پانچ پانچ اور چھ چھ اپنی مرضی سے لگا دیے تھے۔

اب مجھے مزہ آرہا تھا۔اس لیے ڈال دیے۔ "وہ ریلکس سی کرسی سے ٹیک" لگاتی ہوئی کہہ رہی تھی۔

....

www.novelsclubb.com

الفا ٹاور کے قریبی سڑک پر اس وقت معمول کا رش تھا۔لوگ اپنے کاموں میں مصروف آ جا رہے تھے۔گاڑیاں، بائکس اور اسکوٹرز کے علاوہ وہاں لوگوں کی مصروف، ہنستی مسکراتی آوازیں ایک خوبصورت دن کا آغاز تھیں۔

سردی چھٹ رہی تھی اور بہار کی آمد نے "دی سٹی آف لو "کو اپنے رنگ میں رنگ لیا تھا۔فٹ پاتھ کے ساتھ ہی بنے پارک میں لگے چیری بلوسم کے پتے جب فٹ پاتھ پر گرتے تو ہوا میں رچتی خوشبو ہر جگہ پھیل جاتی۔

سیاہ سائیکل کے پہیے مدھم رفتار سے فٹ پاتھ پر سفر کر رہے تھے۔ہلکے آسمانی رنگ کے شوز پیڈل گھماتے پرسکون تھے۔متواتر رفتار سے گھومتے پیڈل میں کچھ دیری بعد کمی آئی تھی۔اور پھر ایک جگہ وہ تھمے۔سامنے درختوں کے جھنڈ سے آدھا الفا ٹاور نظر آرہا تھا۔سیاہ جینز پر شوز کے ہم رنگ سویٹر پہنے اس لڑکے نے اپنا سمارٹ فون سائیکل کی باسکٹ میں رکھی ولوگنگ سٹیک سے اٹیچ کیا۔جیسے اسے آس پاس کی کوئی خبر نہ تھی ویسے

www.novelsclubb.com

ہی آتے جاتے لوگوں بھی اس تیری چودہ سالا لڑکے کو نظر انداز کیے اپنے فعل میں مصروف تھے۔

"تو پیارے سبسکرائبرز ایکچوالی میں گھر جا رہا تھا۔جب میں نے یہ پیارا سا منظر دیکھا۔یہاں اتنا پیارا ویو تھا کہ میں سوچا چلو لوگوں کو بھی دیکھاتا ہوں۔یہاں سے گھر دس منٹ کی دوری پر ہے۔جب کہ میرا سکول پندرہ منٹ کی دوری پر۔۔۔"

کیمرے کو ایلفا ٹاور سے سڑک تک لے جاتے وہ بولنے لگا۔سڑک ایک خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔دائیں طرف فٹ پاتھ تھا۔جہاں وہ موجود تھا۔جبکہ بائیں جانب ایک کافی شاپ کے ساتھ ایک پھولوں کی دکان تھی۔جسکے باہر خوبصورت سا ویلکم بورڈ لگا تھا۔سائکل کو شاپ کے باہر سٹینڈ کرتے اسنے گلاس ڈور دھکیلتے اندر قدم رکھا۔ایک ہی پل میں ہزاروں پھولوں کی خوشبو اسکو سانسوں میں اترتی محسوس ہوئ تھی۔کیمرے میں اب پھولوں کی قطار نظر آ رہی تھی۔روز،ڈیزی، گرڈینیا۔۔۔جیسمین۔

www.novelsclubb.com

۔۔لائلک۔ اور ۔۔اسے اپنے پسندیدہ پھول کچھ ہی محنت کے بعد دکھ گئے تھے۔مختلف رنگوں کے پھولوں میں سے وائٹ ٹیولپ کے کچھ پھول نکال کر وہ اب گلدستہ بنانا سیکھا رہا تھا۔اسے کوئی فکر نہ تھی کہ وہ اس وقت کسی دوسرے کی شاپ میں کھڑا ہے۔پیارا سا گلدستہ بناتے اس نے کیمرا اٹھایا اور اس جانب بڑھا جہاں اب گاہک کھڑا شاپ کی مالک سے بات کر رہا تھا۔

اوہ سو یہ اپرن پہنے خوبصورت لیڈی کون ہے۔ "اسکی پیٹھ سے اسکے" گنگریالے بالوں کو کیمرے میں قید کرتے وہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔سیاہ جینز پر سفید ٹی-شرٹ اور براؤن اپرن تھا۔ برآؤن ربن میں مقید گھنگریالے بال کمر سے بھی نیچے تک جا رہے تھے۔وہ پیچھے مڑی اور خیر سگالی مسکراہٹ کے ساتھ تقی کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

اسلام وعلیکم میر تقی میر۔ "اسکا پورا نام لیتے وہ عربی لبو لہجے والی لڑکی " اب گاہک کا گلدستہ بنا رہی تھی۔اسنے اسکے سلام کا جواب دیتے اپنا سفید پھولوں والا گلدستہ اسکے سامنے لہرایا۔

پچھلی بار جب ماہم نے میرا پورا نام لیا تھا۔تو بہت سے کمنٹ آئے" تھے۔کیا آپ میر تقی میر شاعر ہیں۔وغیرہ وغیرہ۔ "وہ ہنستے ہوئے بولا تو ماہم بھی مسکرای

بٹ گائز میں 2023 کا میر تقی میر ہوں۔میں شاعر نہیں رائٹر بنوں" گا۔اور میرے ناول کی ہیروئین ہوگی۔۔ماہم خانزادہ "وہ بولتا تھا تو بولتا ہی چلا جاتا تھا۔ماہم نے اسکی پھلجھڑی پر کوئی اثر نہیں لیا تھا۔

حیا مل گئی؟ "پھولوں کو دیکھ کر تین خرافی سوال۔"

www.novelsclubb.com

مل جائے گی۔فلحال تو حیا کی ساس کے لیے ہی لیے ہیں۔ "بالوں میں" ہاتھ پھیرتے وہ کیمرہ بند کر چکا تھا۔ماہم نے گاہک کو پھول پیش کرتے شکریہ کہا۔اور پھر اسکے شاپ سے نکلنے تک اسے ہی دیکھتی رہی۔تقی اب

پین اور کارڈ اٹھاتا اپنا نوٹ لکھنے لگا تھا۔گلدستے سے ایک ٹیولپ نکالتے پاس پڑے لکڑی کے سٹول پر رکھتے کارڈ اور پیسے بھی رکھے۔اور اسکے ارے ارے کے باوجود بھی باہر نکل آیا تھا۔پیچھے ماہم نے ٹیولپ کو اٹھاتے گلاس وال سے تقی کو دیکھا۔وہ چار سال پہلے یہاں سٹوڈنٹ ویزے پر پڑھنے آئ تھی اور پھر شروعات میں اس شاپ پر پارٹ ٹائم جاب کرنے کے بعد اب خود ہی اپنی شاپ بنا چکی تھی۔وہ اب اسے ہاتھ ہلاتے بائے کہتا ہوا سائیکل نکالتا جا رہا تھا۔پیچھے کارڈ پر لکھی سطر مختصر مگر خوبصورت تھی۔۔۔

"گڈ آفٹرنون پھولوں والی لڑکی۔"

......

شالا مار باغ تین تختوں پر مشتمل ہے۔تینوں تختے تین الگ الگ باغ ہیں۔جن کے تین الگ الگ نام ہیں۔یہ باغ یا تختے ایک دوسرے سے کئ فٹ کی بلندی پر ہیں۔اور ہر اونچے تختے سے نیچے اترنے کے لیے خوبصورت سیڑھیاں بنائ گئ ہیں۔

یہ وہ سنگ مرمر کا خوشنما تخت ہے جس پر بیٹھ کر شاہ جہاں اپنا دربار" "لگایا کرتا تھا۔

تین باغوں میں سے وہ اس وقت حیات بخش باغ میں موجود تھا۔کسی سیاح کی باتیں بخوبی اسکے کانوں تک پہنچ رہی تھی جو قریب ہی کھڑا اپنے دوست کو اب تخت کے بارے میں بتا رہا تھا۔بہت سے سیاہ اسکے ارد گرد کھڑے ہو کر اس آدمی کو دیکھ رہے تھے۔جو کہ پچیس چھبیس سال کا خوبرو نوجوان تھا۔مگر اس وقت جو چیز لوگوں کی توجہ کا سبب بنی تھی۔وہ اس آدمی کی پینٹنگ تھی۔اسنے شالا مار باغ کا وہ منظر بڑی خوبصورتی سے قید کیا تھا۔جو اس وقت اسکی آنکھوں کے سامنے تھا۔باغ کے ایک درخت اور آس پاس کے منظر کو بنانے کے بعد اس نے ایک بچہ درخت کے بلکل نیچے بیٹھا بنایا تھا۔جو سپاٹ نظروں سے اپنے ہاتھوں کی خالی ہتھیلی کو دیکھ رہا تھا۔جو کہ دعا کی صورت میں اسکی گود میں دھری تھی۔سپاٹ تاثرات کے ساتھ بھی ایسا بہت کچھ تھا جو پینٹنگ بیان کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

پینٹنگ میں کھویا وہ جان ہی نہیں پایا تھا کہ کتنا وقت ہو چکا ہے۔کمپلیٹ کرتے وہ پیچھے ہٹا اور تھوڑے قدم پیچھے ہٹتے پینٹنگ کو دیکھنا چاہا تھا۔تب ہی وہ پیچھے کھڑے کسی وجود سے بری طرح ٹکرایا تھا۔پیچھے مڑ کر معذرت کرتے اسے اندازہ ہوا کہ کتنے لوگ اس کے آس پاس کھڑے ہیں۔جو کہ اسکی پینٹنگ کو کیمرے میں قید کر رہے تھے۔

شامیں مشرقی ہوں یا مغربی ٹھنڈی اور اداس ہی ہوا کرتی ہیں۔ڈوبتے سورج کو دیکھتے اسنے سوچا۔تب ہی نظر ان محترمہ پر پڑی جس سے ٹکرانے کے باعث وہ تقریباً اس پر گرنے لگا تھا۔شکل سے تو پٹھانی لگتی تھی۔نیلی جرسی کی سویٹر کے ساتھ چست بلیک جینز تھی۔جو لارج سائز کی تھی۔کوٹ کو دائیں بازوں پر ڈالتے اسنے بائیں ہاتھ سے اپنے بال ٹھیک کی ئے۔جو کہ بیچ کی مانگ کے ساتھ اسکے کندھوں تک آتے تھے۔سیاہ بالوں کے نچلے حصے میں کچھ سبز اور نیلی لٹیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

امرپریسو۔ "آخر میں اسکی نوز رنگ کے چمکتے نگ کو دیکھتے اسنے سوچا" تھا۔اسکے بلکل پیچھے سورج اب غروب ہوتا ہر طرف آسمان پر نارنجی رنگ پھیلا رہا تھا۔

مس۔۔ "اسنے اسے مخاطب کرنا چاہا۔"

جی کہیے۔۔؟ "پہلے دھکا مار کر اب کس ڈھٹائی سے اسے دیکھ رہا تھا۔"

آج جمعرات نہیں ہے۔ "وہ مزے سے بولا تو اسنے بھی نا سمجھی سے" اسے دیکھا۔

مطلب کہ آپ جمعرات کو آیئے گا ابھی میرا والٹ شرافت سے واپس" کر دیں۔مس۔۔جیب کتری "دلچسپی سے اسے سر تا پیر دیکھتا وہ بولا تو وہ بھی گڑبڑای۔چہرے پر ایک کے بعد دوسرا رنگ آ جا رہا تھا۔اس نے مسکراہٹ دبائی۔وہ واقعی اپنے کام میں کافی پروفیشنل تھی۔تب ہی اتنے ہجوم میں بھی کسی نے اسکے ہاتھ کی صفائی نہیں محسوس کی تھی۔محسوس تو وہ بھی نہیں کر پایا تھا۔مگر اسکو چھپاتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ کو شرم نہیں آتی ایسی حرکت کرتے۔؟ "وہ اسکے مقابلے میں" قدرے اونچا بولی تھی۔تاکہ ساتھ کھڑا مرد اسکو سن سکے۔

کیا ہوا باجی۔سب ٹھیک تو ہے ناں "بھرے ہجوم سے ایک دو بندے" اب ان دونوں کی جانب متوجہ تھے۔ایک معصوم سی لڑکی ڈری سہمی سی پینٹنگ والے لڑکے کو دیکھ رہی تھی۔جو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتا کچھ بڑبڑا رہا تھا۔

کچھ نہیں۔مجھے بس جانا ہے۔ "وہ کہتی وہاں سے بھاگی تھی۔اس نے اسکا" پیچھا کرنا چاہا تو وہ دونوں آدمی اسے کندھوں سے تھام چکے تھے۔اسنے باری باری دونوں کو دیکھا۔جو اسے شکی نگاہ سے دیکھتے جانے اسے کیا سمجھے تھے۔

اوہ بھائی میں اسے چھیڑ نہیں رہا تھا۔وہ جیب کتری ہے۔جو میرا والٹ چرا" کر بھاگ رہی ہے۔ "اکتاہٹ سے انہیں بتاتے وہ اپنا آپ چھڑاتا اسکے پیچھے بھاگا تھا۔مگر وہ پہنچ سے نکل گئی تھی۔پیچھے دونوں آدمیوں نے نا سمجھی سے

ایک دوسرے کو اور پھر دور جاتے آدمی کو دیکھا۔جو اپنی پینٹنگ بھی یہیں چھوڑ گیا تھا۔

وہ تو میرا والٹ بھی لے گئی۔ "ان میں سے ایک کی روہانسی آواز سنائی " دی جبکہ دوسرا بھی اب اپنی جیبیں دیکھ رہا تھا۔

....

ٹی وی سکرین پر کوئی کوکنگ شو چل رہا تھا۔سامنے ہی پڑے ڈبل صوفہ سیٹ پر ٹانگیں پسارے بیٹھی وہ دلچسپی سے ریسپی نوٹ کر رہی تھی۔یہ وقت اسکا ہوتا تھا۔بچوں کو سکول بھیجنے کے بعد گھر کی صفائی اور پھر کام والی کے آنے پر اسے آج کھانے میں کیا بنانا ہے سمجھا کر وہ ٹی وی کے سامنے آن بیٹھتی تھی۔کام والی بھی اب سبزی اٹھاتی اسی کے قریب صوفے پر آن بیٹھی۔ٹی وی لاؤنج کافی بڑا اور کھلا تھا۔ایک طرف امریکی طرز کا اوپن کچن تھا جبکہ دوسری طرف بچوں کا کمرہ تھا۔خود اسکا کمرہ دوسری طرف تھا۔

بی بی جی کافی دن ہو گئے آپ نے چھوٹی بی بی سے اس بارے میں " بات نہیں کی۔ "سلیمہ نے اسے یاد کروایا تو وہ بھی جیسے چونکی۔وہ روز کہتی تھی وہ اس سے بات کرے گی۔مگر پھر بچوں اور گھر میں ذہن سے ہی نکل جاتا۔اور پری بھی رات میں گھر آتی تھی اور صبح گھر سے غائب۔جانے سارا دن کیا کرتی رہتی تھی۔اس نے سامنے میز پر پڑا اپنا سیل فون اٹھایا۔گھڑی دس اور گیارہ کے بیچ کا سفر تہہ کر رہی تھی۔پاس ہی بڑی سی فریم میں ایک عورت اور مرد اپنے دو بچوں کے ساتھ خوبصورت مسکراہٹ لیے تصویر میں مقید تھے۔اسنے مسکراتے ہوئے اپنے گھرانے کو دیکھا۔جہاں فیملی کمپلیٹ تھی . مگر کوئی تھا۔جو اس سے جڑا تھا۔جو وہاں موجود نہ تھا۔مگر اپنے حال اور مستقبل کی خوشیوں میں وہ اکثر یوں ہی اپنا ماضی بھول جاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب رنگنگ ہو رہی تھی۔مگر کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

وہ صبح ناشتہ کیے بغیر ہی چلہ گئ تھی۔ذہن میں جھماکا ہوا

کچھ دیر بیل بجنے کے بعد فون کاٹ دیا گیا۔بینا آصف نے حیرت سے سکرین کو دیکھا۔اور پھر دوسری اور تیسری بار بھی کال کٹ کر دی گئی تھی۔

کچھ دیر بعد میسج ٹیون پر انہوں نے واٹس ایپ دیکھا۔

دبئی کب جانا ہے بتا دیں۔میں سی آف کرنے ضرور جاؤں گی۔ "میسج پڑھ کر انہوں بے تاسف سے سلیمہ کو دیکھا۔جو چور نظروں سے اب سبزی اٹھاتی کچن میں جا چکی تھی۔اففف کتنا کہا تھا اسنے سلیمہ سے کہ یہ بات ابھی پری کو نہ بتانا۔وہ خود موقع دیکھ کر کرے گی مگر ایسا ہو سکتا تھا کہ کوئی بات ہوتی۔اور سلیمہ اپنی چھوٹی بی بی کو نہ بتاتی

www.novelsclubb.com ....

"نام کیا ہے؟"

"پری کہتے ہیں مجھے سب"

"تم احمد صاحب کی اہلیہ کی پہلی بیٹی ہو ناں؟ "

"!ہاں بدقسمتی سے "

بدقسمتی سے کیوں "شکایت درج کرتا ہاتھ پل بھر کو رکا"

کیوں کہ ایسا مجھے لگتا ہے۔ "انداز دو ٹوک تھا"

جیسا کہ تم نے بتایا وہ لڑکے تمہیں کئی دنوں سے چھیڑ رہے ہیں تو تم"

" پہلے شکایت لکھوانے کیوں نہیں آئیں آج ہی کیوں آئی ہو؟

کیوں کہ ہمارے معاشرے کے شریف و شرفا لوگوں نے جو کہ وہاں " کھڑے تھے ایک پل کے لئے بھی سوچنا ضروری نہیں سمجھا کہ آخر ایک نہتی لڑکی جو کہ کام کے سلسلے میں گھر سے نکلی ہے کیوں کسی لڑکے سے منہ ماری کرے گی اور ایسا کیا ہو گیا جو وہ اسے مارنے پر تل آئی۔ مگر نہیں جی انہوں نے وہ سوچا جو انہیں سوچنا پسند تھا۔اور وہیں میں نے سنا تھا کہ وہ لوگ اب پولیس کے پاس رپورٹ لکھوانے کا سوچ رہے ہیں ۔اسی لئے میں نے سوچا اس سے پہلے وہ ایسا کچھ کریں میں خود ہی آپ سے دسکس کر لیتی ہو " ...وہ آج صبح کے تماشے کو یاد کرتی بولی۔

www.novelsclubb.com

" یہ ان لڑکوں کے الفاظ کی ریکارڈنگ ہے جو وہ کستے تھے اور یہ ان مقامات کی تصویریں جہاں وہ روز کھڑے ہوتے ہیں "

.....تفصیلی جواب دیتے اسے پکس اور ریکارڈنگ سنانے لگی

" ٹھیک ہے یہ دونوں چیزیں مجھے وٹس ایپ کر دو اور تمہارے گھر میں کوئی اور والی وارث، کوئی مرد ....میرا مطلب"

" مجھے کبھی ان کمزور سہاروں کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی "

" ٹھیک ہے ایسا کوئی کیس آتا ہے تو میں دیکھ لیتا ہوں۔ ویسے کوئی ہڈی وڈی تو نہیں توڑی تھی "اب کی بار وہ شریر ہوا پولیس انسپکٹر کو وہ کافی دلچسپ لگی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" وہاں مجھے اپنی ماں کا خیال آ گیا تھا ورنہ جسم کی ایک ہڈی نہیں بچنی تھی ہاں البتہ ناک کی ہڈی کی اب بھی ذمانت نہیں دے سکتی "جیسے شرارت سے سوال آیا ویسا ہی شرارت بھرا انداز اسکا بھی تھا، کہہ کر وہ

رکی نہیں .... پیچھے انسپکٹر نے مسکراتے ہوئے اس لڑکی کو دیکھا۔اب لڑکیوں کو خود سے پولیس اسٹیشن کا رخ کر لینا چاہیے تھا۔

....

بیل بجنے کی آواز پر کچن میں کام کرتی مائدہ نے بھی دروازے کو دیکھا۔آخر اس وقت کون آسکتا ہے۔

تقی دروازے پر دیکھو کون ہے۔ "وہیں سے چھوٹے سپوت کو آواز لگاتی" وہ ہانڈی میں چمچ ہلانے لگی۔کچھ ثانیے گزرے تھے۔جب وہ سیڑھیوں سے انسانوں کی طرح اترنے کی بجائے گرل سے سلائڈ لیتا نیچے والے پورشن پر " لینڈ کرتا دکھائی دیا تھا۔مائدہ نے سر پر ہاتھ مارتے "اسکا کچھ نہیں ہو سکتا والا ری ایکشن دیا۔اور پھر کام میں مصروف ہو گئیں۔دروازے پر انکے نئے پڑوسیوں کی کوئی خاتون تھیں۔وہ کچھ دن پہلے ہی پیرس شفٹ ہوئے تھے۔جس علاقے میں وہ رہائش پذیر تھے۔وہاں اس پاس انڈین یا پاکستانی فیملیز ہی زیادہ تر رہتی تھیں۔

یہ آپکا بیٹا ہے۔؟ میر تقی میر۔ "وہ عورت حیرت سے اب اسے دیکھ" رہی تھی۔جب سے آئی تھی بس تقی کو ہی گھورے جا رہی تھی۔وہ بھی اب اپنا سکول آسائنمنٹ لے کر قریب ہی سنگل صوفے پر دراز تھا۔آسائمنٹ بناتا قلم روک کر اسنے ان خاتون کو دیکھا۔مائدہ اب چائے کے کپ میز پر رکھتے تقی کو اشارہ کرتی خود عورت سے مخاطب ہوئی۔وہ اب باقی کے لوازمات میز پر رکھنے لگا۔

جی آپ جانتی ہیں اسے؟ "مائدہ نے حیرت سے پوچھتے پیالی انہیں تھمائی۔" وہ عورت بھی چہکی۔

ہاں میں اسکے ولاگ دیکھتی ہوں۔میرے چھوٹے بیٹے کو بہت پسند" ہیں۔ "تو کیا وہ تھوڑا بہت مشہور ہو گیا تھا۔اس وقت یوٹیوب پر اسکے سبسکرائبرز تھے۔ 2.5M

www.novelsclubb.com

ہاں یہ ولاگنگ کا شوقین ہے۔تو اکثر بناتا رہتا ہے "گویا بیٹے کی پہچان کا" کوئی اثر ہی نہ پڑا تھا۔تقی نے منہ بناتے دوبارہ پین اور آسائمنٹ اٹھا لی۔گھر کی مرغی دال برابر۔

آپ کے گھر میں باقی کون کون ہے؟ "اس عورت نے آس ہاس کا " جائزہ لیتے کہا۔

میرے شوہر اور تقی کے علاوہ میرا ایک بیٹا اور بھی ہے۔وہ گھر پر کم ہی" موجود ہوتا ہے۔ "انہوں نے خوشدلی سے بتایا تھا۔تقی نے اوپر سب سے پہلے بنے کمرے کے دروازے کو دیکھا۔)وہ گھر پر موجود ہی نہیں ہوتا ہے۔ (ماں کے جملے کی سوچوں میں تصحیح کی۔

میرے سرونٹ نے بتایا تھا کہ آپکے شوہر ڈاکٹر ہیں۔"وہ عورت کہیں" سی آئ ڈی سے تو نہیں تھی۔ساری معلومات رکھی ہوئی تھی اس نے تقی کے دماغ میں دوبارہ کھجلی ہوئی۔

اوہ تو آپکے گھر سرونٹ بھی ہے۔"ہمارے گھر پر بھی سرونٹ ہے۔گھر" کے کام، باہر کے کام سب وہی کرتا ہے۔بہت محنتی ہے۔مگر میری فیملی اسے پے نہیں کرتی ہے۔اور مزے کی بات وہ اسی گھر میں ہمارے ساتھ رہتا ہے۔ "آسائمنٹ بناتے اس نے گفتگو میں حصہ لیا تھا۔فریدہ صاحبہ نے تقی کی بات پر حیرت سے مائدہ کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اب چائے کا کپ اٹھا رہی تھیں۔

یہ اپنی بات کر رہا ہے۔ "ہنستے ہوئے کہتے انہوں نے چائے کا کپ " لبوں سے لگایا تھا

....

رات کا دوسرا پہر جاری تھا۔گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز کے ساتھ ہی اب سوئیاں دو کا ہندسہ پار کر رہی تھیں۔دیوار پر لگی اس وال کلاک سے نظر اس وائٹ اینڈ گرے کے تھیم کے اس کمرے پر پڑے تو یہ ایک قدرے چھوٹا مگر کافی نفیس سا کمرہ تھا۔سفید بیڈ پر گرے بستر اور سفید بیڈ شیٹ

تھی۔بستر سلوٹوں سے پاک تھا۔جبکہ پیچ و پیچ پڑے اس پستول پر لگا خون اب بیڈ شیٹ پر داغ بنا گیا تھا۔سامنے ہی صوفے پر وہ موجود تھا۔ٹراؤزر کے ساتھ سفید ٹی شرٹ پہنے وہ بازوں گٹنے پر ٹکائے اب اپنا زخم صاف کر رہا تھا۔نبض سے تھوڑا پیچھے لگا وہ کٹ کافی گہرا تھا۔جس سے خون رس رہا تھا۔سامنے ہی میز پر فرسٹ ایڈ کٹ رکھی تھی۔جسکے گرد کئ خون سے بھرے کاٹن پڑے تھے۔ٹویزر میں دبے کاٹن انٹی بائیوٹک میں ڈپ کرتے وہ زخم صاف کر ہی رہا تھا کہ اچانک روم کا دروازہ کھلا۔اسنے نظر اٹھا کر آنے والے کو دیکھا تھا۔

آنی۔۔۔آپ یہاں۔۔اس وقت۔۔۔مجھے بلا لیا ہوتا۔ "اسکی آواز لڑکھڑائ" وہ گڑبڑایا نہیں تھا۔بس اسے افسوس تھا۔مائدہ نے ایک نظر گھڑی، دوسری نظر بیڈ کے پیچ و پیچ پڑے پسٹل اور تیسری نظر اسکے زخمی بازوں پر ڈالی تھی۔انہوں نے کچھ بھی کہے بغیر کمرے میں قدم رکھتے صوفے تک کا سفر

www.novelsclubb.com

طے کیا۔اور پھر روئی لیتے اسکے ہاتھ کو نرمی سے تھاما۔وہ بنا کچھ بولے انہیں اپنا بازو تھما گیا تھا۔

اب تمہیں مجھ سے ہیلپ لینا اچھا نہیں لگتا ناں۔؟ "اسکے زخم پر ڈھیر ساری روئی رکھتے وہ اب سفید پٹی اٹھا رہی تھیں۔وہ لب بھینچ گیا

آپ ابھی تک جاگ رہی تھیں؟ "الٹا سوال کیا گیا۔وہ انہماک سی اسکی بینڈیج کرتی رہیں

جب جوان بیٹے رات گئے گھر سے باہر رہیں گے تو ماؤں کو نیند کیسے آئے گی۔؟ "جواباً آئے سوال کا جواب بھی سوال تھا۔وہ مسکرایا۔کچھ پل یوں ہی خاموشی رہی۔گھڑی کی سوئیاں ٹک ٹک کر رہی تھیں۔

آنی میرے لیے خود کو مت تھکایا کریں۔مجھے برا لگتا ہے۔جب آپ میری وجہ سے کچھ برداشت کرتی ہیں تو۔ "پٹی ہو جانے ہر بازو چھڑواتا وہ رسانی سے بولا تو مائدہ نے بھی اسے دیکھا وہ بھی مائدہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

انکی زندگیاں پوری طرح بدل چکی تھیں۔انکے حالات اور آپس میں انکے رشتے بھی۔مگر کچھ تھا جو آج تک نہیں بدلہ تھا۔وہ تھا حومایل مصطفیٰ کے دل میں اس عورت کا سٹیٹس۔جس میں ایک انچ بھی کمی نہیں آئی تھی۔

حومایل تم امانت ہو میرے پاس"

"اور میرے لیے مجھ سے پہلے تم آتے ہو۔

....

جاری ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com